© rasailojaraid.com

تحریر۔ امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

مسئلہ رفع الیدین اور مقلدین
گزشتہ سے پیوستہ

امام بیہقیؒ نے بیس جلیل القدر صحابہ سے رفع یدین کی روایت کی ہے اور ان کے اسماء گرامی نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ہم نے بیس سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے رفع یدین کی روایت کی ہے اور ان میں چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

ابوبکر صدیق، عمر الفاروق، علی المرتضیٰ، فرزند عباس عبداللہ، فاروق کے بیٹے عبداللہ، ابو قتادہ انصاری، بدر کے مجاہد ابواسید، بدر کے غازی محمد بن مسلمہ، ابوحمید ساعدی، عساکر اسلامی کے سالار ابو موسیٰ اشعری، مالک بن حویرث، عبداللہ بن عمرو، رسول اکرم کے پھوپھی زاد بھائی زبیر کے صاحبزادہ عبداللہ وائل بن حجر، نبی کریم کی احادیث کے سب سے بڑے راوی راویۃ الاسلام ابوہریرہ، آنحضرت کے خادم خاص انس بن مالک، جابر بن عبداللہ، اور ابو سعید خدری، رضوان اللہ علیہم اجمعین۔)

کس کس کی مہر ہے سر محضر لگی ہوئی اور پھر اگر مولانا عثمانی کو ترک رفع یدین کے لئے کسی حدیث کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہوں نے اس حدیث کو پیش کیا جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا ہے:

مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ۔

حالانکہ ایک ادنیٰ و معمولی عقل رکھنے والا بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے اور رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تشہد سے اٹھتے ہوئے رفع یدین میں بعد المشرقین ہے اسی لئے تم امام بخاری فرماتے ہیں: **ولا یحتج ھذا من له حظ من العلم: وفی روایۃ: فلیس له حظ من العلم:**

یعنی جو شخص اس حدیث سے ترک رفع یدین پر استدلال کرتا ہے وہ پرلے درجے کا جاہل ہے۔ رسالہ رفع یدین۔ امام بخاریؒ

کہوں گو ظلم ... تیرے ... کو ... بیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ خلق خدا کیا مکر جائے گی

اور امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں: **ولا دلیل فیہ علی منع الرفع علی الھیئتہ المخصوصتہ فی الموضع المخصوص بالرکوع والرفع منہ:** کہ اس حدیث سے رفع یدین کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں نکلتی کیونکہ اس میں ایک مخصوص حالت (یعنی سلام کے وقت) ہاتھ اٹھانے سے منع کیا گیا ہے۔ (تلخیص الجبیر ص ۸۲ ط دہلی)۔

منصفی دنیا سے ساری اٹھ گئی

اے بتو ایمانداری اٹھ گئی

اور پھر اگر سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے سے ترک رفع یدین پر استدلال درست ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت بھی رفع یدین ممنوع ہونی چاہئے حالانکہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین خود احناف کے نزدیک بھی ضروری ہے کیونکہ جس طرح تکبیر تحریمہ نماز سے خارج ہے اس طرح سلام بھی احناف کے ہاں نماز میں داخل نہیں۔ اسی وجہ سے تو ان کا مسلک ہے کہ اگر نمازی تشہد پڑھ لینے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے جان بوجھ کر ہوا خارج کر دے یا بات وغیرہ کر لے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حنفی فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے کہ: **وان تعمد الحدیث فی ھذہ الحالتہ اوتکلم اوعمل عملاینا فی الصلوۃ تمت صلوتہ:** اگر نمازی نے تشہد کے بعد جان بوجھ کر گوزمارا یا کلام کی، یا کوئی اور ایسا فعل کیا جو نماز کے منافی ہو تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ (اور اسے سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں رہتی) ہدایہ جلد اباب **الحدث فی الصلوۃ**) اور شرح وقایہ میں اور فتح القدیر میں ہے:

"کہ اگر امام نے تشہد کے بعد باتیں کیں یا مسجد سے نکل گیا تو نماز جائز ہے"۔

(یعنی اگر امام نے نماز پڑھا لی اور اس کے پیچھے چند ایسے لوگ تھے جنہوں نے اس کے ساتھ پوری نماز پڑھی اور کچھ ایسے لوگ جو بعد میں آکر شامل ہوئے اور ان کی کوئی رکعت رہ گئی تو ایسے امام نے اگر سلام سے پہلے قہقہہ لگایا، یا جان بوجھ کر ہوا خارج کر دی تو امام اور ان مقتدیوں کی نماز مکمل ہو گی جو شروع نماز میں شامل ہو گئے تھے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان کی نماز فاسد ہو جائے گی جن کی کوئی رکعت باقی رہ گئی ہو۔ بخلاف امام ابو یوسفؒ وامام محمدؒ کے کہ ان کے نزدیک ایسے مقتدیوں کی نماز بھی فاسد نہیں ہو گی اور اگر امام نے قہقہہ یا حدث کی بجائے سلام سے پہلے بات کر لی یا مسجد سے نکل گیا تو پھر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

در خر من صد زاہد و عاقل زند آتش
آں داغ کہ ما بر دل دیوانہ نہاد یم

اور اگر اہلحدیث رفع یدین ایسی سنت پر عمل کر کے قرآن کے مخالف بن جاتے ہیں تو مولانا کا اپنے امام امام ابن مبارک" اور ان کے تلامذہ کے بارہ میں کیا نظریہ ہے جن کو احناف اپنا مقتدا وپیشوا مانتے ہیں کہ وہ بھی رفع یدین کے قائل وعامل تھے ؟

چنانچہ امام بخاری" اپنے رسالہ رفع یدین میں لکھتے ہیں : **وقد کان عبداللہ بن المبارک یرفع یدیہ کذلک علمتہ اصحاب بن المبارک :**

کہ عبداللہ بن المبارک اور ان کے علم شاگرد رفع یدین کیا کرتے تھے (رسالہ رفع الیدین امام بخاری"

اور شاہ ولی اللہ" کا ان کے متعلق کیا خیال ہے کہ وہ حجتہ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں : والذی یرفع احب الی ممن لا یرفع فان احادیث الرفع اکثر واثبت :

" رفع یدین کرنے والا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جو رفع یدین نہیں کرتا کیونکہ رفع یدین کی احادیث زیادہ ہیں اور صحیح ہیں (حجتہ اللہ البالغہ)

اور پھر ان علماء احناف کے متعلق مولانا کی کیا رائے ہے جو رفع یدین کو سنت شمار کرتے ہیں اور جن میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی مولانا عبدالحی" لکھنوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی ایسے لوگ شامل ہیں ؟ ۔

انداز جنوں کونسا ہم میں نہیں مجنوں
پر تیری طرح عشق کو رسوا نہیں کرتے

اور تو اور خود امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا شمار کس صفت میں ہو گا کہ وہ خود نماز عید میں تکبیرات کے موقع پر رفع یدین کے فاعل وقائل ہیں ؟ اگر مولانا کے قول کے مطابق نماز میں رفع یدین آیت : **قوموا للہ قانتین اور والذین ہم فی صلوتہم خاشعون** کے منافی ہے اور اہلحدیث اس کو اپنا کر قرآن کو پس پشت ڈال رہے ہیں تو حضرت امام ابوحنیفہ" کے بارہ میں آپ کا فتویٰ کیا ہے ؟ کہ امام مرغینانی ہدایہ میں فرماتے ہیں :

ویرفع یدیہ فی تکبیرات العیدین یرید بہ ماسوی التکبیر فی الرکوع ..... وعن ابی یوسف انہ لا یرفع والحجتہ علیہ ما رویناہ: کہ ہمارے (یعنی امام صاحب" اور دیگر اصحاب امام) کے نزدیک تکبیرات عیدین میں رفع یدین کرے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور امام ابو یوسف کہتے ہیں نہ کرے ' اور صحیح مسلک اول الذکر ہے (ہدایہ باب صلوٰۃ عیدین)

میری ادا کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اور پھر قنوت کے موقع پر رفع یدین پر مولانا کیا فرماتے ہیں ؟ کیا یہاں رفع یدین خشوع وسکون کے منافی تو نہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟ اور اگر ہے تو کیا فتویٰ ہے آپ کا ؟ ویسے ہدایہ کی عبارت ملاحظہ فرمالیجئے : **وان اراد ان یقنت کبرو رفع یدیہ وقنت :** اور اگر نمازی نے دعاء قنوت کا ارادہ کیا تو تکبیر کہے اور ہاتھ اٹھائے اور قنوت پڑھے (ہدایہ باب صلوٰۃ الوتر) اور یاد رہے کہ یہاں رفع یدین کرنے میں کوئی حنفی بھی مخالف نہیں ہے ۔

اک فضل ہی نہیں کوچہ رسوائی میں

آپ کا نام بھی بدنام ہے ماشاء اللہ

اور پھر اگر بات حرکت کی ہی ٹھہری تو امام ابو یوسفؒ اور امام محمد کے متعلق کیا کہا جائیگا کہ ان کے نزدیک نماز میں قرآن کریم کو ہاتھ میں لیکر پڑھنا جائز ہے اور اس کے ورق الٹنا درست ہے اور اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی یہ حرکت منافی قرآن ٹھہرتی ہے ؟ ہدایہ میں ہے :

واذا قرء الامام من المصحف فسدت صلاتہ عند ابی حنیفۃ وقالا ھی تامۃ ۔ یعنی اگر امام قرآن کریم میں دیکھ کر تلاوت کرے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تو ناز فاسد ہو جائے گی ۔ لیکن ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز صحیح اور درست ہو گی ۔ معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور رسول اللہ کے فعل رفع یدین کو حرکت کثیرہ بتلا کر مخالف قرآن ثابت کرنے والے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے اس قول اور فتویٰ پر کیا حکم صادر فرماتے ہیں ؟

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

نیز احناف کے ان ہی دوائمہ کے ہاں نماز میں تسبیحات اور آیات کو انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے ۔ مرغینانی نقل کرتے ہیں :

ویکرہ عدالای والتسبیحات بالید فی الصلوۃ وعن ابی یوسف ومحمد انہ لاباس بذلک (کہ آیات و تسبیحات کو ہاتھوں میں شمار کرنا مکروہ ہے ۔ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(ہدایہ جلد باب **مایفسد الصلوٰۃ ومایکرہ فیہا**) اور نماز میں بچھو اور سانپ کے مارنے میں اور نمازی کے اپنے سامنے سے گذرنے والے کو روکنے میں تو امام ابوحنیفہؒ بھی صاحبین سے متفق ہیں۔ ہدایہ کے الفاظ میں: **ولا بأس بقتل الحیۃ والعقرب فی الصلوٰۃ ... لان فیہ ازالۃ الشغل فاشبہ درء مار**: کہ سانپ اور بچھو کو حالت نماز میں مارنا جائز ہے جس طرح کہ نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو روکنا درست ہے۔

قرآن کریم کی من مانی تفسیر کرنے والوں کو دوسروں پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے تھا کہ کہیں اس تحریف کی زد میں خود ہم اور ہمارے اکابر بھی تو نہیں آتے؟ اہلحدیث کی مخالفت اور دشمنی میں سرور کائنات کی سنت رفع یدین کو حرکت کثیرہ کا نام دے کر اسے منافی قرآن بتلانا اتنا آسان نہیں جتنا کہ دوستوں نے سمجھ رکھا ہے اور نہ ہی اس سے اہلحدیث کے خلاف جذبات کو انگیخت کیا جا سکتا ہے کہ اگر رفع یدین فعل کثیر ہی ٹھہرا تو قرآن حکیم کا ہاتھ میں اٹھانا اس کے اوراق کا الٹنا، رکوع اور سجدہ میں جاتے وقت اس کا بند کرنا تسبیحات و آیات کو انگلیوں پر شمار کرنا، سانپ اور بچھو کو حالت نماز میں مارنا، اور حالت نماز میں سامنے سے گذرنے والے کو روکنا اور منع کرنا، کیوں فعل کثیر اور حرکت کثیرہ نہیں بنتا؟ اور اس کے قائلین اور عاملین کو عامل بالقرآن نہ ہونے کا طعنہ کیوں نہیں دیا جاتا؟

قرآن کریم کے معانی و مطالب میں صرف قول امام اور فتوی مذہب کی خاطر تحریف کرنا انتہائی غیر پسندیدہ اور مکروہ فعل ہے اور پھر اس تحریف سے کسی دوسرے پر الزام تراشی اس سے بھی قبیح تر، علامہ اقبالؒ نے اسی قسم کے لوگوں کے متعلق کہا تھا۔

خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں
آہ محکومی و تقلید و زوال تحقیق!

------ (جاری ہے) ------

© rasailojaraid.com